2 نظام ادائیگی

گذشتہ چند برسوں کے دوران اسٹیٹ بینک نے ملک میں ادائیگیوں کے منظر نامے کی ڈیجیٹائزیشن کو فروغ دینے کے لیے متعدد ترقیاتی اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات کا بنیادی مقصد ادائیگیوں کے ڈیجیٹل پلیٹ فارموں کی ترقی، صنعت کے لیے ساز گار ضوابطی ماحول کی فراہمی اور معیشت میں جدت پسند اور باسہولت ڈیجیٹل ادائیگی کے آلات کی فراہمی ہے۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 19ء کے دوران پاکستان میں ادائیگیوں کی صنعت میں حجم اور قدر دونوں لحاظ سے مسلسل صحت مند نمو ہوئی۔

ڈیجیٹل ادائیگی کے اہم اظہاریوں کے تفصیلی تجزیے اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے ملک میں ادائیگی کے نظاموں اور ڈیجیٹل مالی خدمات کو فروغ دینے کے اقدامات درج ذیل ہیں:

2.1 مالی سال 19ء کے دوران نظام ادائیگی کی کارکردگی

مالی سال 19ء میں پاکستان کے نظام ادائیگی کا انفراسٹرکچر آپریشنل لحاظ سے لچکدار رہا اس کے ذریعے ادائیگی کے مختلف ذرائع سے 1,337.6 ملین ٹرانزیکشنز (602.8 ٹریلین روپے مالیت کی) جن میں ای بینکاری (65 فیصد)، کاغذ پر مبنی آلات (34.7 فیصد) اور پرزم (0.2 فیصد) شامل ہیں۔ ای بینکاری ذرائع ریئل ٹائم آن لائن برانچوں (آر ٹی او بی)، اے ٹی ایمز، ای کامرس، انٹرنیٹ، موبائل فون اور کال سینٹر / آئی وی آر بینکاری کے ذریعے مجموعی طور پر 58.8 ٹریلین روپے کی ٹرانزیکشنز پروسیس کی گئیں۔ یہ ٹرانزیکشنز گذشتہ برس کے مقابلے میں حجم اور مالیت دونوں لحاظ سے بالترتیب 15 فیصد اور 24.1 فیصد کی خاصی نمو کو ظاہر کرتے ہیں۔ بینکوں نے مالی سال 19ء کے دوران اپنی برانچوں کے نیٹ ورک میں توسیع جاری رکھی اور ان کی تعداد 16,864 تک پہنچ گئی جبکہ ان میں سے 15,481 ایسی برانچیں ہیں جو اپنے صارفین کو بروقت حقیقی آن لائن بینکاری خدمات فراہم کرتی ہیں اور انہوں نے اس ضمن میں 49.4 ٹریلین روپے مالیت کی 187.4 ملین ٹرانزیکشنز پروسیس کیں۔ مجموعی ای بینکاری ٹرانزیکشنز میں مالیت کے لحاظ سے آر ٹی او بیز کا حصہ سب سے بلند 84 فیصد جبکہ حجم کے لحاظ سے بلند ترین حصہ اے ٹی ایم ٹرانزیکشنز (60.2 فیصد) ہے۔

مالی سال 19ء میں 14,722 اے ٹی ایم مشینوں اور 56,911 پی او ایس مشینوں کے ذریعے 30 جون 2019ء تک 523.3 ملین اور 72.4 ملین ٹرانزیکشنز پروسیس کیں جن کی مالیت 6,399 ارب روپے اور 366.2 ارب روپے بنتی ہے۔ پاکستان میں جاری ہونے والے ادائیگی کے مجموعی کارڈز کی تعداد بڑھ کر 42.2 ارب روپے تک پہنچ گئے جن میں ڈیبٹ کارڈز (58.8 فیصد)، کمپنی اے ٹی ایم کارڈز (20.1 فیصد)، کریڈٹ کارڈز (3.8 فیصد)، پیشگی ادائیگی کارڈز (0.5 فیصد) اور سوشل ویلفیئر کارڈز (16.8 فیصد شامل ہیں)۔ مالی سال 19ء کے دوران ادائیگی کے ان کارڈز کے ذریعے 6,767 ارب روپے مالیت کی 607.8 ملین ٹرانزیکشنز پروسیس کی گئیں جس میں سب سے بڑا حصہ ڈیبٹ کارڈز کا ہے جو بلحاظ حجم 81.2 فیصد اور بلحاظ مالیت 85.5 فیصد بنتا ہے۔ آن اس بمقابلہ آف اس اے ٹی ایم نقدر قوم نکلوانا بلحاظ حجم 62:38 اور بلحاظ مالیت 68:32 بنتا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام طور پر صارفین اپنے بینکوں کے اے ٹی ایمز سے نقدر قوم نکلوانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

انٹرنیٹ بینکاری خدمات 27 بینکوں کے ذریعے 3.3 ملین رجسٹرڈ انٹرنیٹ بینکاری استعمال کنندگان کو فراہم کی جاتی ہیں۔ مالی سال 19ء میں انٹرنیٹ بینکاری کے ذریعے 1,722.2 ارب روپے مالیت کی 39.7 ملین ٹرانزیکشنز کی گئیں۔ مزید برآں، 26 بینک موبائل فون بینکاری سہولت استعمال کر رہے ہیں جن کے رجسٹرڈ استعمال کنندگان کی تعداد 5.6 ملین ہے۔ ان استعمال کنندگان نے موبائل فون بینکاری ایپس استعمال کرتے ہوئے 866.8 ارب روپے کی 41.1 ملین ٹرانزیکشنز کیں۔

پرزم نظان کے براہ راست شرکا کی تعداد 45 ہے جس میں 32 بینک، 2 تخصیصی بینک، 2 خردمالکاری بینک، 8 ترقیاتی مالی ادارے اور ایک غیر بینک یعنی سینٹرل ڈپازٹری کمپنی شامل ہیں۔ مالی سال 19ء میں پرزم کے ذریعے 398.2 ٹریلین روپے مالیت کی 2.5 ٹرانزیکشنز پروسیس کی گئیں۔ اس کے لین دین کے حجم اور مالیت دونوں میں بالترتیب 47.2 فیصد اور 10.3 فیصد کی خاصی نمو ہوئی۔ پرزم کے لین دین میں بلند ترین حصہ تھرڈ پارٹی صارفین کی منتقلیوں (84.1 فیصد) تھا، جس میں سے 38.1 فیصد ملکی ترسیلات زر سے متعلق

تھا۔ لین دین کی مالیت کے لحاظ سے حکومتی تمسکات کی چکتائی کا حصہ سب سے زیادہ 69 فیصد ہے جس کے بعد بین البینک فنڈ منتقلیاں (19.2 فیصد)، تھرڈ پارٹی انتقالات (7.9 فیصد) اور تصفیہ ذیلی ادائیگیاں (3.9 فیصد) شامل ہیں۔

2.2 مالی سال19ء میں نظام ادائیگی میں ضوابطی پیش رفتیں

مضبوط نظام ادائیگی کی تعمیر کے اسٹیٹ بینک کے تزویراتی مقصد کی تعمیر کے مطابق اسٹیٹ بینک مختلف اقدامات کر رہا ہے جن کا مقصد ملک کے انفراسٹرکچر اور ضوابطی ماحول کو تبدیل کرنا ہے۔ مذکورہ مقصد کے حصول کے لیے اسٹیٹ بینک نے کثیر مراحل پر مشتمل حکمت عملی اختیار کی اور منصوبوں کا آغاز کیا گیا جن میں چار اہم شعبے شامل ہیں:

1) نظام ادائیگی کے جدید انفراسٹرکچر کو ترقی دینا
2) بینکوں اور غیر بینکوں کو ساز گار ضوابطی ماحول کی فراہمی
3) ڈجیٹل ادائیگیوں کے ذرائع کی سیکورٹی یقینی بنانا اور تحفظ صارف
4) نئی ٹیکنالوجیوں کو فروغ دینا

نظام ادائیگی کے ضوابطی نظام کو مضبوط بنانے اور اسے فروغ دینے کے اقدامات درج ذیل ہیں:

2.2.1 ادائیگیوں کا جدید انفراسٹرکچر وضع کرنا

نئی ساز گار ٹیکنالوجیوں کے ابھرنے سے خردہ ادائیگی کے نظاموں اس قابل بنایا جا رہا ہے کہ وہ عوام کو بروقت رقم کی ادائیگی اور وصولی کر سکیں۔ اسٹیٹ بینک نے بل اینڈ میلنڈا گیٹس فاؤنڈیشن /کاراندازکے تعاون سے مائیکرو پے منٹ گیٹ وے کا نفاذ شروع کیا۔ اس گیٹ وے کے ذریعے سوئفٹ خردہ ادائیگیوں کی پیشکش کی جائے گی جو ایڈوانسڈ ایپلی کیشن پروگرامنگ انٹرفیسز (اے پی آئیز) اور ڈائریکٹری خدمات سے لیس ہے اور اس سے ملک میں ادائیگی کے طریقہ کار کو سادہ بنانے میں مدد ملے گی۔ اس کلیدی خردہ ادائیگی انفراسٹرکچر کے نفاذ سے اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ سرکاری / نجی وصولیوں اور ادائیگیوں کی تیزی سے ڈجیٹائزیشن میں مدد ملے گی۔

2.2.2 بینکوں اور غیر بینکوں کے لیے ساز گار ضوابطی ماحول کی فراہمی

گذشتہ چند برسوں میں ادائیگیوں کی صنعت روایتی بینک پر مبنی ماڈل کے بجائے غیر بینک ماڈل پر منتقل ہو چکی ہے۔ بینک خصوصاً بڑے بینک خردہ صارفین تک اپنی رسائی کو توسیع دینے کی جدوجہد میں مصروف ہیں، جس کی وجہ سے غیر بینکاری ادارے ٹیکنالوجی کی مدد سے خردہ صارفین کو کم لاگت، رسائی میں باسہولت اور اختراعی ادائیگی کے آلات میں تیزی سے جدت لائے ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے کہ بینکاری کا موجودہ شعبہ صارفین کی ڈجیٹل ادائیگیوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے موزوں نہیں ہے، برقی زر والے اداروں (ای ایم آئیز) کے لیے ضوابط جاری کیے ہیں۔ ان ضوابط کو جاری کرنے کا مقصد ٹیکنالوجی کے حامل غیر بینکاری اداروں (فن ٹیکس) کی جانب سے صارفین کو اختراعی، صارف دوست اور جاذب لاگت ادائیگی کی خدمات مہیا کرنا ہے جن کے لیے ڈجیٹل والٹ، پری پیڈ کارڈ اور پہننے کے قابل آلات سمیت بلارابطہ ادائیگی جیسے آلات کو استعمال کیا جاتا ہے۔ توقع ہے کہ برقی زر والے یہ ادارے اختراعی ادائیگی تمسکات کی پیشکش میں کلیدی کردار ادا کریں گے جن سے مرچنٹ چیک آوٹ، ای کامرس، حکومتی وصولیوں، بلوں کی ادائیگیوں، سرحد پار ترسیلات زر وغیرہ جیسی بلانقد ادائیگیوں کو ڈجیٹائز کیا جائے گا۔

2.2.3 ادائیگی کے ڈجیٹل ذرائع کی سیکورٹی اور تحفظ صارف یقینی بنانا

ٹیکنالوجی کی ترقی نے صارفین کی سہولتوں میں اضافہ کر دیا ہے لیکن اس سے نئے خطرات بھی لاحق ہوئے ہیں اور مختلف علاقوں میں نظاموں پر بر ہدف حملے کیے گئے۔ اسٹیٹ بینک نے گذشتہ چند برسوں کے دوران متعدد ہدایات جاری کی ہیں اور اپنے فاصلاتی ضوابطی فریم ورک کو بہتر بنایا ہے تاکہ ڈجیٹل نظامِ ادائیگی کی حفاظت اور سیکورٹی یقینی بنائی جا سکے۔ اس کے نتیجے میں پاکستان میں ادائیگیوں کی صنعت کی جانب سے یوروویزا ماسٹر (ای ایم وی) چپ پر مبنی کارڈز اور پی سی آئی ڈی ایس ایس اور تھری ڈی سیکور وغیرہ کو اختیار کرنے کی سمت خاصی پیش رفت کی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ سمجھوتے کی جامع جانچ اور سرایت کے تجربات کریں تاکہ ان کے فراہمی کے متبادل ذرائع اور ادائیگیوں کے نظام میں ممکنہ خامیوں کی نشاندہی کی جا سکے، دھوکہ دہی کی بروقت نگرانی کے آلات نصب کیے جائیں اور چوبیس گھنٹوں کی بنیاد پر الرٹ کے طریقوں اور مانیٹر کا استعمال / سرگرمی اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ بایومیٹرک توثیق کے بعد آن لائن بینکاری خدمات کو فعال / دوبارہ فعال بنائیں اور اپنے تمام بین الاقوامی اور ملکی ڈجیٹل لین دین کے لیے ایس ایم ایس اور ای میل دونوں طرح سے صارفین کو آگاہ کریں۔

بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ادائیگی کی بین الاقوامی اسکیموں میں مناسب حدود کے تعین کے ذریعے اپنے سرحد پار انکشاف کو محدود کریں۔ اسٹیٹ بینک بھی بینکوں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے کہ وہ اپنے صارفین کو ملکی ادائیگی اسکیم کارڈ (Paypak) جاری کریں جو بیرون ملک انہیں استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ اب تک تقریباً 2 ملین پے پاک کارڈز جاری کیے جا چکے ہیں۔

2.2.4 نئی ٹیکنالوجیوں کو فروغ دینے کے دیگر اقدامات

اسٹیٹ بینک نے خردہ سطح پر ادائیگیوں کی ڈجیٹائزیشن کو سہولت دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ اہم سنگ ہائے میل میں ایف بی آر، کسٹمز اور پنجاب ریونیو اتھارٹی کی جانب سے فراہمی کے متبادل ذرائع کے ذریعے ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کی وصولیاں شامل ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے ایس ای سی پی کو اپنے اختیارات کے استعمال میں سہولت دینے کے لیے اس کی فیس اور منافع منقسمہ کی صارفین کو الیکٹرانک ذرائع سے منتقلی کے نفاذ میں مدد سہولت مہیا کی۔

اسٹیٹ بینک نے سپریم کورٹ آف پاکستان اور وزیرِاعظم پاکستان دیامر بھاشا اور مہمند ڈیم فنڈ اکاؤنٹ میں ادائیگی کارڈز کے ذریعے عطیات کی آن لائن وصولی کی آپریشنلائزیشن میں بھی سہولت دی۔ مزید برآں، بینکوں کو یہ ہدایت بھی کی گئی کہ وہ صوبائی اور وفاقی حکومتوں کو ادائیگیوں پر کسی قسم کی لین دین فیس (انٹر چینج، مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ وغیرہ) چارج نہ کریں۔

2.3 حکومتی ادائیگیوں میں پیش رفتیں

معیشت کے مختلف شعبوں پر اثرات کے لحاظ سے حکومتی ادائیگیوں کو سرکاری مالیات کے انتظام کے اہم جز کی حیثیت حاصل ہے۔ حکومتی ادائیگیوں کے ایک مستعد اور شفاف نظام کے عوامی خدمات کی فراہمی، سرکاری شعبے میں خریداریوں، سوشل سیکورٹی تحفظ اور اچھے نظم و نسق پر براہِ راست اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو حکومتی ادائیگیوں میں مستعد، قابلِ بھروسہ، سادہ اور شفاف ادائیگی کے آئی ٹی پر مبنی نظام وضع کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے اہم اقدامات میں فراہمی کے متبادل ذرائع سے حکومتی ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کی آن لائن وصولی اور ای چیک تصفیہ کا نفاذ شامل ہیں۔

2.3.1 فراہمی کے متبادل ذرائع سے حکومتی ٹیکسوں اور فیسوں کی وصولی

مالی سال 18ء میں ایف بی آر ڈیوٹیوں اور ٹیکسوں کی وصولی کے کامیاب نفاذ کے بعد اسٹیٹ بینک نے اس کے دائرہ کار کو حکومت پنجاب کی ٹیکس اور غیر ٹیکس وصولیوں میں سہولتوں تک توسیع دے دی۔ 16 دسمبر 2018ء کو اسٹیٹ بینک، حکومت پنجاب اور ون لنک کے درمیان ایک سہ فریقی سمجھوتے پر دستخط کیے گئے جس کے تحت پنجاب

انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے ذریعے حکومت پنجاب کے محصولات جمع کرنے کی سہولت تیار کی گئی۔ اسکیم کے تحت حکومت پنجاب کو ون لنک بل ادائیگی کے نظام میں بلر کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔ اب ٹیکس دہندگان ای پے پنجاب اپیلی کیشن یا ویب سائٹ کے ذریعے منفرد نظامِ ادائیگی شناخت نمبر (پی ایس آئی ڈی) تخلیق کر کے 13 مختلف ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کی ادائیگی کر سکتے ہیں۔ پھر ٹیکس دہندگان انٹرنیٹ بینکاری، اے ٹی ایمز یا بینکوں کی موبائل اپیلی کیشنز کے ذریعے بلر کے ماڈیول تک رسائی کے بعد اپنا پی ایس آئی ڈی نمبر داخل کر کے متعلقہ تفصیلات حاصل کر کے اپنے ٹیکس واجبات کی ادائیگی کر سکتے ہیں۔

اس کے فوری بعد ون لنک سسٹم متعلقہ ٹیکس محکمے کے لیے ایک پیغام دیتا ہے جس میں خاص طور پر پی ایس آئی ڈی پر ٹیکس وصولی کی توثیق کی جاتی ہے۔ آن لائن ٹیکس وصولی کا نظام پی ایس آئی ڈی تخلیق کرنے، ٹیکس کی ادائیگی، اسٹیٹ بینک کے پاس اس کا تصفیہ اور متعلقہ ٹیکس انتظامیہ کے پاس اس کے فوری اندراج اور تصفیے کے لیے اینڈ ٹو اینڈ حل فراہم کرتا ہے۔

2.4 کرنسی نوٹوں کے معیار اور کرنسی کے نظام کی کارکردگی

اسٹیٹ بینک وژن 2020 میں جدید سیکورٹی خصوصیات کے حامل صاف اور اچھے معیار کے بینک نوٹوں کی دستیابی اور انتظام کرنسی کے نظام کی خودکاری شامل ہیں۔ اس تناظر میں بینک کے اقدامات میں انتظامِ کرنسی کی حکمت عملی کا نفاذ، بینک نوٹوں کی جدید ترین سیکورٹی خصوصیات متعارف کرانا اور بینک نوٹوں کے معیار اور پائیداری میں بہتری لانے کے لیے اختراعی تکنیکیں دریافت کرنا شامل ہیں۔

2.4.1 انتظامِ کرنسی کی حکمت عملی کا نفاذ

اسٹیٹ بینک نے 2015ء میں متعلقہ آپریشنز کی خودکاری کے لیے کرنسی کے انتظام کی حکمت عملی متعارف کرائی۔ حکمت عملی کے کامیاب نفاذ کے بعد اب ملک بھر میں تمام کمرشل بینکوں کی برانچوں اور اے ٹی ایمز کے ذریعے 100 روپے اور اس سے زائد مالیتوں کے مشین سے توثیق شدہ کرنسی نوٹ فراہم کیے جا رہے ہیں۔ جنوری 2020ء تک 50 روپے کے کرنسی نوٹوں کی پروسیسنگ کو شامل کر کے اس حکمت عملی کی وسعت میں اضافہ کیا جائے گا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینکوں نے نقد رقوم کی پروسیسنگ کے 797 مراکز قائم کیے ہیں، 5,971 برانچوں کو توثیقی مشینوں سے لیس کیا گیا جبکہ آخر جون 2019ء تک 586 منسلک برانچوں کے لیے انتظامات کیے گئے۔

2.5 مستقبل کی راہ

ملک میں ادائیگیوں کی ڈیجیٹائزیشن کے عمل میں تیزی لانے کے لیے اسٹیٹ بینک قابل استعمال دو اہم معاملات پر توجہ دے گا؛ حکومتی و شہری ادائیگیاں اور تاجروں کی ڈیجیٹائزیشن اور انوائس پر مبنی ادائیگیاں۔ استعمال کے ان دونوں معاملات کے ذریعے صارفین کو حکومتی خدمات کی فوری اور مؤثر فراہمی یقینی بنانے اور کاروباری شعبے کی کارکردگی بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اس پر عمل کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نظاموں کی یکجائی پر مشتمل خردہ ادائیگیوں کا انفرااسٹرکچر مہیا کر کے ضوابط جاری کرے گا جن کا مقصد اس میں تاجروں خصوصاً چھوٹے اور غیر رسمی تاجروں کو رسمی ادائیگیوں میں شامل کرنا ہے تاکہ وہ ادائیگیاں قبول کرنے کے لیے ڈیجیٹل والٹس اور کیو آر کوڈز جیسے کم لاگت ادائیگی آلات کو استعمال کر سکیں۔